بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۳ شعبان ۱۳۹۳ھ ۲۲ تبوک ۱۳۵۲ ہش ۲۲ ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۱۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال لندن میں قیام فرما ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۱۲ ستمبر ۷۳ کا رقم فرمودہ جو گرامی نامہ محترم امیر صاحب مقامی کے نام موصول ہوا ہے اس میں حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ:-

"میری طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ میری طرف سے احباب کو السلام علیکم پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔" آمین۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور بخیریت واپسی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

رپورٹ نمبر ۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے اہم کوائف

وینس (اٹلی) میں حضور کی مصروفیات، احباب جماعت کیلئے السلام علیکم کی دعا

(محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب - ایم - اے)

محترم چوہدری صاحب موصوف اپنی رپورٹ محررہ ۲۸/۲۹ اگست ۷۳ء میں (جو امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام موصول ہوئی) تحریر فرماتے ہیں:-

وینس ۲۸ اگست۔ جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کل یعنی ۲۷ کی صبح کو سارا دن اور آدھی رات کے طویل سفر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ مع خدام قافلہ بخیریت تمام وینس پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

حضور کا قیام ہوٹل گبرائیلی سنیڈورتھ HOTEL GABRIELLI SANDSWIRTH, VANEZIA میں ہے۔ حضور کے کمرے کا نمبر ۵۱۳ ہے۔ ہوٹل بہت قدیم ہے اور سینٹ مارک چوک کے پاس گرانڈ کینال یعنی نہر اعظم پر واقع ہے۔ بقول ہوٹل مینیجر یہ ہوٹل پندرھویں صدی میں بھی موجود تھا۔ پندرھویں صدی ہی اس شہر کے عروج کا زمانہ ہے، جب اس کے مقبوضات لمبارڈی اور ڈلماشیا اور بحیرہ ایجین AEGEAN SEA کے جزائر تک وسیع ہو چکے تھے۔

وینس موجودہ صورت میں نویں صدی عیسوی میں بننا شروع ہوا۔ وینس دراصل ۱۲۰ جزائر کا مجموعہ ہے پندرھویں صدی میں ان جزائر کو ملانے کے لئے ۴۰۰ پل بن چکے تھے۔ آبنائے جس کے اردگرد وینس واقع ہے ایک طرح کا بند سمندر ہے جو ۲۰ میل چوڑا ہے۔ مدو جزر کے وقت دن میں دو دفعہ پانی چڑھتا اور اترتا ہے۔ بہار اور خزاں کے موسموں میں پانی اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ مکانوں کے فرش جو زمینی سطح پر واقع ہیں پانی سے بھر جاتے ہیں اور سینٹ مارک کے چوک میں پانی اتنا آ جاتا ہے کہ آمد و رفت تیرتے ہوئے تختوں پر ہوتی ہے۔ شہر میں نہر اعظم کے علاوہ چھوٹی چھوٹی نہروں کا جال بچھا ہوا ہے۔ جس طرح ہمارے ہاں سڑکیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہاں نہریں ہیں جو ایک دوسری کو کاٹتی ہوئی سارے شہر پر چھائی ہوئی ہیں۔ آمد و رفت گنڈولا، موٹر بوٹ، اور موٹر لانچ کے ذریعے ہوتی ہے۔ آبنائے میں نسبتاً بڑے جہاز بھی آ سکتے ہیں۔

گنڈولا پرانے طرز کی کشتی ہوتی ہے جسے کشتی چلانیوالا ایک چپو کی چابکدستی سے چلاتا ہے۔ یہ کشتی اپنی قدیم اور روایتی طرز پر آج بھی بنائی جا رہی ہے۔ اور مختلف خاندانوں میں اس کے بنانے کا فن ایک راز کے طور پر سینہ بسینہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ گنڈولے کا سائز ۳۶×۵ فٹ ہوتا ہے اور یہ بائیں جانب سے نسبتاً تنگ ہوتا ہے۔ اور اس کی تیاری کے لئے چار قسم کی لکڑی درکار ہوتی ہے۔

یہاں بہت سے عظیم الشان گرجے ہیں جو اب سیاحوں کے لئے آثار قدیمہ کے طور پر دلچسپی کا باعث ہیں۔ ورنہ جس شوق سے ان کو بنایا گیا تھا۔ آج کل کے لوگ اس سے یکسر عاری ہیں اور محض عجائب گھروں کی طرح پیسہ کمانے کے ذریعے کے طور پر ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

سب سے مشہور سینٹ مارک کا چرچ ہے جس کے سامنے اسی نام کا وسیع و عریض چوک ہے۔ جہاں دن بھر اور رات گئے تک سیاحوں کا اژدھام رہتا ہے۔ اس کے اردگرد اور عقب میں دکانیں ہیں۔ عقبی بازار در بازار اور گلیاں جہاں مقامی صنعت کے نمونے بکتے ہیں۔ ایک جال کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ زائرین کا اس قدر ہجوم ہوتا ہے کہ کندھے سے کندھا چھلتا ہے۔ سب سے مشہور صنعت تو یہاں کے شیشے کی صنعت ہے۔ ہر قسم کے موتی، ہار، آبگینے، ظروف، جھاڑ فانوس اور سجاوٹ کا سامان تیار ہوتا ہے ان میں سے بعض قسمیں ہزاروں پاؤنڈ قیمتی ہوتی ہیں۔ چمڑے اور کشیدہ کاری کی دستکاریاں بھی بہت اہم ہیں۔ اور ان کے نادر نمونے SOUVENIRS یادگاری کے تحائف کے طور پر بہت دلچسپی اور شوق سے خریدے جاتے ہیں۔ سینٹ مارک چوک میں گرجے کے علاوہ لائبریری عجائب گھر اور دیگر عمارات ہیں۔ یہ چوک نویں صدی سے سترھویں صدی کے اواخر تک زیر تعمیر رہا۔ یہی حال دیگر تاریخی عمارات کا ہے جو درجنوں کی تعداد میں اب بھی موجود ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق شہر آہستہ آہستہ پانی میں غرق ہو رہا ہے اگر یہ رفتار برقرار رہی تو ۵۰-۶۰ سال میں شہر کی نچلی منزلیں زیر آب آ جائیں گی۔ یہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیت بہت مختصر رہی۔ زیادہ تر حضور اپنے کمرے ہی میں تشریف فرما رہے۔

۲۹ اگست: تھوڑی دیر کے لئے حضور موٹر لانچ میں ۲۸ کی شام کو نہر اعظم دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اسی طرح آج بھی ۲۹ کی صبح کے وقت MURAN مرانو کے جزیرے میں تشریف لے گئے۔ جہاں فیرو اینڈ لزارینی FERRO AND LAZZARINI کے شیشے کے ساز و سامان اور زیورات تیار کرنے والا کارخانہ واقع ہے۔ کارخانے کے منیجر نے شیشے کی بھٹیاں اور تیار شدہ مال تفصیل سے حضور کو دکھایا۔ نمونے کے طور پر ایک کاریگر نے اپنی چابکدستی کے حیران کن مظاہرے کئے۔ ایک منٹ میں شیشے کا عربی گھوڑا اور اسی طرح ہرن بنا کر دکھایا۔ یہ کارخانہ بہت پرانا ہے اور ایک پرائیویٹ PRIVATE لمیٹڈ کمپنی کے ماتحت جسے ایک ہی خاندان کے لوگ چلاتے ہیں۔ قائم ہے۔ کارخانے کے شو روم میں قسما قسم کی شیشہ سازی کے قیمتی نمونے سجے ہوئے تھے۔ منیجر صاحب نے تفصیل سے شوروم کی سیر کروائی اور رخصت کے وقت حضور کی خدمت میں تحفے پیش کئے۔ حضور BURANO کے جزیرے میں بھی تشریف لے گئے۔ جہاں کشیدہ کاری کی صنعت کا مرکز ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے دستکاری بہت پسند فرمائی۔ واپسی پر

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ تبوک ۱۳۵۲ھ

رمضان کے شایانِ شان استقبال کا طریق

رمضان کا مہینہ اور اس کے برکتوں اور رحمتوں سے معمور ایام اب بالکل قریب آ گئے ہیں۔ ہفتہ عشرہ تک یہ بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس ماہ مبارک اور اس کے ایام اور ان ایام کی ساعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جن برکات سے بھرپور و معمور فرمایا ہے وہ فی ذاتہٖ اتنی عظیم الشان اور اتنی انقلاب انگیز ہیں کہ ان سے پورے طور پر آگاہ ہونے اور ان کا صحیح عرفان حاصل کر لینے کے بعد ایک حقیقی مسلمان کے لئے یہ ممکن ہی نہیں رہتا کہ وہ ان برکات سے بہرہ ور ہونے کے لئے پہلے سے دوڑ دھوپ اور کوشش نہ کرے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ اس ماہِ مبارک کی عظیم الشان برکتوں سے وُہی لوگ حقیقی معنوں میں مستفیض ہونے کی توفیق پاتے ہیں جو پہلے سے ہی اس کی فکر رکھتے ہیں اور اس کے لئے مہینوں پہلے تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ جو لوگ اس خیال میں رہتے ہیں کہ جب رمضان آئے گا تو رکھ لیں گے روزے اور پہلے سے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کرتے۔ وہ بسا اوقات ان برکات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ رمضان آ کر گزر بھی جاتا ہے اور وہ اپنی محرومی پر ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔

رمضان کے انتہائی بابرکت ایام سے استفادہ کا صحیح طریق یہ ہے کہ اس ماہِ مبارک کے شروع ہونے سے پہلے ہی اسے پورے اخلاص کے ساتھ خوش آمدید کہنے کی تیاریاں شروع کر دی جائیں۔ اسے خوش آمدید کہنے کے لئے کسی ظاہری تقریب یا سج دھج کی ضرورت نہیں اور نہ اس کی سرے سے کوئی گنجائش ہی ہے کیونکہ رمضان تو آتا ہی اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دنیوی امور میں ضرورت سے زیادہ انہماک سے ہٹا کر اور دُنیوی اثرات کے ماتحت مخفی طور پر پیدا ہونے والی نمود و نمائش اور ریاء کی آلائشوں سے پاک کر کے انہیں یہ انمول موقع مہیا کرے کہ وہ اطاعت کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرتے ہوئے ہمہ وقت اُس کی عبادت کریں اور اس طرح فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ○ (الزمر آیت ۳) کے حقیقی معنوں میں مصداق بن کر اپنی زندگی کو اُس کی راہ میں وقف کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ اِس لئے ظاہری طریق پر رمضان کے استقبال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اِس کے شایانِ شان استقبال کا طریق وہی ہے جس طرح کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا استقبال فرمایا کرتے تھے اور وہ یہی ہے کہ جوں جوں رمضان کے بابرکت ایام قریب آتے جائیں ایک حقیقی مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے دل میں اس عزم کو پختہ سے پختہ تر کرتا چلا جائے کہ وہ جملہ شرائط کی پابندی کے ساتھ خلوصِ نیت سے رمضان کے روزے رکھ کر اور اس کی دیگر مخصوص عبادات بجالا کر اس ماہِ مبارک کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کی مقدور بھر کوشش کریگا اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے یہ دُعائیں کرے کہ وہ اسے اپنے فضل کے ماتحت رمضان کی برکات سے صحیح معنوں میں متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ کوئی شخص بھی رمضان کی برکات یا کسی بھی خیر سے اپنے زورِ بازو کے بل پر متمتع نہیں ہو سکتا۔ اس کا انحصار تمام تر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق پر ہوتا ہے۔ اندریں صورت یہ ضروری اور نہایت ضروری ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے بہت پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور رمضان کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعائیں شروع کر دینی چاہئیں۔ رمضان کے استقبال کا یہی وہ طریق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت سے ثابت ہے اور اسی طریق کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی رمضان کو خوش آمدید کہنے کے لئے مہینوں پہلے ہی تیاریاں شروع کر دیتے تھے۔ وہ کمرِ ہمت کس لیتے تھے اور رمضان کی برکات سے بہرہ ور ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے تھے۔

چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کی عظیم الشان برکات کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہِ مبارک کا اس کے آنے سے دو ماہ قبل ہی انتظار فرمانا شروع کر دیتے تھے اور اس کی ان برکات سے متمتع اور بہرہ ور ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرنے کو اپنا معمول بنا لیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معمول کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ وَ كَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ اَغَرُّ وَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ اَزْهَرُ (رواہ البیہقی فی دعوۃ الکبیر)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو حضورؐ یہ دُعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ (اے اللہ ہمارے لئے ماہِ رجب اور ماہِ شعبان میں برکت دے اور ہمیں رمضان کا مہینہ مع اس کی عظیم الشان برکات کے نصیب فرما) نیز آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔

پس رمضان کے شایانِ شان استقبال کا طریق صرف اور صرف یہی ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے بہت پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور پورے خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے یہ دعا شروع کر دینی چاہیئے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں رمضان کا بابرکت مہینہ نصیب کرے اور اپنے فضلِ خاص کے ماتحت اس کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور فرمائے۔ پھر جوں جوں رمضان کا بابرکت مہینہ قریب آتا جائے روزے رکھنے اور رمضان کی دیگر مخصوص عبادات بجالانے کی نیت اور عزم کو پختہ سے پختہ تر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور اسکی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کی دعائیں زیادہ التزام توجہ اور درد و الحاح سے کرتے چلے جانا چاہیئے تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان دُعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے رمضان کی عظیم الشان برکات کو ہمارے لئے مقدر فرما دے۔

اب جبکہ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے میں صرف چند یوم ہی باقی رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہونے کی دعاؤں میں اور زیادہ شغف اختیار کر کے ہمیں اس کے شایانِ شان استقبال میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنی چاہیئے تا خدا تعالیٰ ہم پر رجوع برحمت ہوتے ہوئے ہمیں ہمارا مقصود و مطلوب عطا کرے اور ہمارا شمار ان لوگوں میں نہ ہو جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

"دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اُس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وُہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے پر اُس کے گناہ نہ بخشے گئے۔"

(بحوالہ ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۷۵)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان کی عظمت و اہمیت کو سمجھنے اور اس کی جملہ عبادات کو دلی اخلاص اور پورے عزم و تعہد کے ساتھ بجالانے اور ان بابرکت ایام کو اس طور پر گزارنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسکی عظیم الشان برکات سے پورے طور پر متمتع ہو کر عند اللہ خوش نصیبوں میں شمار کئے جائیں۔ آمین

آیۂ لَا تَقْنَطُوْا

گزشتہ ایام میں کچھ بیمار ہو گیا تو طبیعت میں مایوسی پیدا ہوئی۔ ذہن فوراً آیۂ لَا تَقْنَطُوْا کی طرف منتقل ہوا اور احساسات نے مندرجہ ذیل قطعہ کی صُورت اختیار کر لی۔ (محمود)

نہیں ہے آیۂ لَا تَقْنَطُوْا اُمید افزا؟
یہ طرزِ فکر کسی طرح مومنانہ نہیں
کتابِ حق کا ہر اک لفظ اے مرے ہمدم!
ہے ایک ٹھوس حقیقت فقط بہانہ نہیں

قبولیتِ دعا کے معجزات

محترم کیپٹن نشاد احمد صاحب لاہور چھاؤنی

خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اعلان فرمایا کہ

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ

یعنی (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعا اور اس کی ماہیت کیا ہے۔ کیونکہ جب تک ہم اس نکتہ کو نہ سمجھیں دعا میں وہ سوز و گداز اور سرور پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو خدا تعالیٰ کی رحمانیت کو اپنی طرف کھینچے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس کے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہ اس کام کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کیلئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ اعجاز کے بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے ہیں اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے۔ اور اکثر دعاؤں کے اثر سے طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔"

(برکات الدعا صفحہ ۷)

چنانچہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے جب خانہ کعبہ کی بنیادیں کھڑی کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف دستِ سوال بڑھائے تو خدا تعالیٰ کی رحمانیت نے ان دونوں کو اپنی طرف کھینچا وہ ان کے نزدیک ہوا تو دونوں نے نہایت عجز و انکساری سے اس کے حضور اپنے خاندان میں سے ایک عظیم الشان نبی کی بعثت کے لئے ان الفاظ میں درخواست کی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

یعنی اے ہمارے رب ہماری یہ التجا ہے کہ تو انہی میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے یقیناً تو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

خدا تعالیٰ نے ان کی عجز و انکساری کو شرف قبولیت بخشا اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان نبی جو رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین تھا انہیں عطا فرمایا جس نے آنکھ جھپکتے ہی ضلالت میں گری ہوئی دنیا کو بڑی رفعتوں تک پہنچایا۔ پشتوں کے بگڑے ہوؤں میں روحانی اور اخلاقی رنگ میں ایسی تبدیلی پیدا کی کہ دنیا میں مہذب ترین کہلانے والی اقوام نے بھی ان سے راہبری اور رہنمائی حاصل کی۔ ... سو سال سے عالم اسلام گواہ ہے اور دنیا تا قیامت شہادت دیتی رہے گی کہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا کس شان سے پوری ہوئی۔ بعض اقوام اگر اس عظیم الشان دعا کی عظیم الشان قبولیت پر ابھی تک شک میں ہیں۔ پھر بھی کہا جا سکتا ہے۔

چشم شپر اگر نہ بیند راہ
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

قرآن کریم میں ایسی بیسیوں مثالیں ملتی ہیں کہ انبیاء کی دعاؤں کے نتیجے میں انکار کرنے والوں پر عذابوں کی بارشیں ہوئیں۔ کہیں انبیاء اور ان پر ایمان لانے والوں پر مظالم ڈھانے کے نتیجے میں مسلسل ہوائیں چلیں اور کفار کی بستیاں صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئیں۔ کہیں زلزلوں نے ان کی زمین کو تہ و بالا کر دیا۔ پھر حضرت موسیٰ اور ہارون نے بھی فرعون کی زیادتیوں سے تنگ آکر اپنے اللہ کے حضور ان کے لئے دردناک عذاب کی دعا مانگی۔ تو اپنے بندوں سے پیار کرنے والے خدا نے تسلی دیتے ہوئے بشارت دی اور فرمایا قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُکُمَا کہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی اور پھر فرعون اور اس کی قوم کا جو حشر ہوا۔ اس پر تاریخ گواہ ہے

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی پوری زندگی ہی دعاؤں اور ان کی قبولیت سے بھری پڑی ہے کوئی لمحہ ایسا نہیں تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکے نہ ہوں اور کوئی واقعہ ایسا نہیں تھا جس میں خدا تعالیٰ کی نصرت کو جذب نہ کیا ہو۔ غزوہ خندق کے موقعہ پر صحرائے عرب کے مختلف جنگجو قبائل ایک کمان تلے جمع ہو کر مدینہ کی طرف بڑھے تا توحید کے علم برداروں اور دین حق کے پرستاروں کو تہ تیغ کر کے ہمیشہ کے لئے اسلام کا نام و نشان مٹا دیں ان خطرناک عزائم کو دیکھ کر مدینہ کے ایک طرف خندق کھود دی گئی۔ صحابہؓ بھوکے اور پیاسے آنحضرت کی معیت میں صبح و شام خندق کھودتے ہوئے بڑی عاجزی اور تڑپ سے یہ دعائیہ اشعار پڑھے۔

اللّٰھم لولا انت ما اھتدینا
ولا تصدقنا ولا صلینا
فانزلن سکینۃ علینا
وثبت الاقدام ان لاقینا
ان الالٰی قد بغوا علینا
اذا ارادوا فتنۃ ابینا

یعنی اے ہمارے مولیٰ اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نصیب نہ ہوتی اور ہم صدقہ و خیرات کرتے اور تیری عبادت کرنے کے قابل نہ بنتے پس اے خدا جب تو نے ہمیں اس حد تک پہنچایا ہے تو اب اس مصیبت کے وقت بھی ہمارے دلوں کو سکینت عطا کر اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمارے قدموں کو محفوظ رکھ تو جانتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے خلاف ظلم و تعدی کے رنگ میں حملہ آور ہوئے ہیں اور ان کی نیت ہمیں اپنے دین سے بے دین کرنا ہے اگر دے ہمارے [illegible] فضل سے ہمارا یہ حال ہے کہ جب وہ ہمیں بے دین کرنے کے لئے کوئی تدبیر اختیار کرتے ہیں تو ہم ان کی تدبیر کو دور سے ہی ٹھکرا دیتے ہیں اور ان کے فتنہ میں پڑنے سے انکار کرتے ہیں (سیرت خاتم النبیین جلد دوم ص ۵۲) خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب اس کے غلاموں اور جاں نثاروں کی اس وقت کی دعا کے سلسلہ میں جب خوبصورت چہرے اور جسم دھول سے اٹے ہوئے تھے اور بھوک کی شدت کم کرنے کے لئے پیٹوں پر پتھر باندھے ہوئے تھے کشفی رنگ میں قیصر و کسریٰ کی کنجیاں عطا کیں آج جبکہ دنیا کے نقشہ پر ان ممالک میں اسلام کا پرچم لہراتا ہوا دیکھتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے نور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

اور صحابہؓ کی دعاؤں کی قبولیت پر زبان بے اختیار اللہ اکبر پکار اٹھتی ہے۔

پھر وہ وقت آیا کہ دنیا سے ایمان اٹھ گیا مسلمان قرآن کی تعلیم کو بھلا بیٹھے اور قرآن جزدان کی زینت بن کر رہ گیا۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اس رجل فارسی نے از سر نو قرآن کی تعلیم کو پھیلایا اور قبولیت دعا کے سینکڑوں معجزے دکھائے۔ رحمۃ للعالمین کے نائب نے انتہائی عجز و انکسار سے دعا کے ذریعے خدا تعالیٰ سے قوم کے لئے نشان مانگا تو انہیں ایک لڑکے کی بشارت دی گئی۔ جس میں دوسری خصوصیات کے علاوہ یہ خصوصیات بھی تھیں۔

"وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

اور پھر یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کی شکل میں ظاہر ہوا۔

کانفرنس مذاہب عالم لندن ۱۹۲۴ء میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر لیکچر جس پر مرد و زن پکار اٹھے
"He Seems Luther of the age"
یعنی یہ اس زمانہ کا لوتھر (مصلح) معلوم ہوتا ہے اور دوسری عظیم الشان تصانیف بالخصوص تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر اس بات کی گواہ ہیں کہ وہ واقعی علوم باطنی سے پُر تھا بیسیوں کتب جو اس نشان کے ذریعے صفحہ قرطاس پر آئیں شاہد ہیں کہ وہ ہر قسم کے علوم ظاہری سے مالا مال تھا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد حضرت مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے چھ لیکچرز نے جو مختلف شہروں میں آپ نے دیئے سامعین و دانشوران پاکستان کو کہنے پر مجبور کر دیا کہ " حضور کا لیکچر اس قدر بلند تھا اور اس قدر پُر از معلومات کہ ہر ڈیفنس ممبر کو حضرت صاحب (حضرت بشیر الدین محمود احمد ناقل) سے مشورہ کرتے رہنا چاہیئے" (تاریخ احمدیت جلد یازدہم ص۳۰۸) اور حضرت صاحب کے دماغ کے اندر علم کا ایک سمندر موجزن ہے" (تاریخ احمدیت جلد یازدہم ص۳۰۹)

ایشیا کے پسماندہ ممالک اور ترقی یافتہ یورپ دنیاوی رنگ میں عروج پر امریکہ اور حضرت بلالؓ کے مظلوم خطہ میں وہاں کی مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم۔ خدا تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے والی مساجد اور خود وہاں کے مخلص اور شیدائی اور جاں نثار احمدی گواہ ہیں کہ اس نشان نے کس طرح دنیا کے کناروں تک شہرت پائی۔ اور قوموں نے اس سے برکت پائی۔

۱۹۳۴ء میں احرار کی طرف سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں ہندوؤں اور گورنمنٹ کے بعض اعلیٰ افسران کی مدد کے ساتھ قادیان کے محاصرہ کے وقت حضرت بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانیؓ کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کی رحمانیت کو جذب کیا اور اس کے نتیجہ میں حضورؓ نے بڑے دلشگاف الفاظ میں فرمایا

"میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتے ہوئے دیکھتا ہوں۔"

اور پھر قادیان کے مسلم و غیر مسلم اور ہم میں سے لاکھوں نے مشاہدہ کیا کہ ایسا ہی ہوا۔

۱۹۵۳ء میں جماعت کے خلاف رونما ہونے والے فسادات میں اللہ کے محبوب خلیفہ ثانیؓ نے اپنے مولا کے حضور پُرسوز دعائیں کیں تو خدا تعالیٰ سے خوشکن جواب پا کر اعلان فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی میری مدد کی ہے اب بھی میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے"

اور پھر فسادیوں کا حال پاکستان نے خود مشاہدہ کیا۔

پھر ایک درد مند دل نافلہ مسیح موعود خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو حضرت بلالؓ کی قوم کی پستی اور بدحالی پر آنسو بہاتا تھا۔ انہوں نے بھی اس خطہ کے باسیوں کی دنیوی و روحانی۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے دل جیتنے کے لئے شب و روز خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر مدد مانگی اور پھر وہ خدا جس سے صدق دل سے مانگنے پر انسان کبھی مایوس نہیں لوٹتا۔ اس پیارے وجود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی اپنے وعدہ فلیستجیبوا لی کے مطابق شرف قبولیت بخشا اور "نصرت جہاں آگے بڑھو" سکیم کا پورا نقشہ ذہن میں ڈال دیا اور پھر جماعت احمدیہ کا خدا اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عشق اور خلیفہ وقت کی اطاعت کے نتیجہ میں اس سکیم کے خوشکن نتائج ارض بلالؓ میں ہسپتالوں اسکولوں کا قیام اور قرآن پاک کا لاکھوں کو انسانوں کے ہاتھ میں پہنچنے کی صورت میں روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

قبولیت دعا کے معجزے صرف انبیاء یا ان کے خلفاء اور اولیاء تک ہی محدود نہیں۔ خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے ہر مرد ہر عورت ہر جوان اور بوڑھا بشرطیکہ وہ پوری شرائط کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا مانگے قبولیت دعا کا نشان دیکھ سکتا ہے۔ چنانچہ مکہ پر ابرہہ کا حملہ اور عبد المطلب کی دعا کا واقعہ بالکل عیاں ہے۔

ابرہہ نامی عیسائی حاکم اپنی بے شمار فوج اور ہاتھیوں کا لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوا تا خانہ کعبہ کو مسمار کر دے۔

عبد المطلب جنہیں اپنے قبیلے اور دوسرے قریش کی بے سر و سامانی اور بے مائیگی کا احساس تھا لیکن توحید پر ایمان اور خدا تعالیٰ کی مدد کا پورا یقین تھا اس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی۔

لاھم ان العبد یمنع
رحلہ فامنع حلالک
لا یغلبن صلیبھم
ومحالھم عدوا محالک

یعنی اے اللہ جب بندے کے گھر کو کوئی لوٹنے آتا ہے تو وہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور کسی کو اپنا گھر لوٹنے نہیں دیتا پس اے میرے اللہ تو بھی اپنے گھر کی حفاظت کر جس میں لوگ تیری عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اسے دشمن کے حملہ سے بچا۔ اے میرے رب! کل ابرہہ اپنی صلیبیں اور لشکر لے کر اپنی تمام تدبیروں اور قوت و جلال کے ساتھ خانہ کعبہ کو گرانے کے لئے آئے گا۔ اے خدا ان کی صلیبیں اور فوجیں اور فوجیں تیری قوت، تیری تدبیروں اور طاقتوں پر کل غالب نہ آئیں۔"
(عیسائیوں اور مسلمانوں کی کشمکش کی تاریخ ص۱۲)

یہ دعا کرنے کے بعد قریش کو ساتھ لے کر پہاڑ پر چلے گئے اور ابرہہ کے حملہ کا انتظار کرنے لگے۔ ایک بندہ کی پکار نے جب خدا تعالیٰ کی غیرت کو ابھارا تو ایک معجزہ ظہور میں آیا کہ اس سے پہلے کہ ابرہہ کعبہ پر حملہ کرتا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی فوج میں چیچک پھیلا دی اور پھر حشرات کی فوج کا ہوا۔ سورۃ فیل میں خاص اس کا ذکر ہے۔ حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے کیا ہی سچ فرمایا ہے:۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

مسیح مہدی پر ایمان لانے والوں میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت ہزاروں ایسے وجود ہیں جنہوں نے اپنی دعاؤں کے معجزے دیکھے اور ان کے ایمان کی تقویت کا باعث بنے اور دوسروں کو بھی حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے کی توفیق ملی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الہٰی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الہٰی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

پس درحقیقت دعا اپنے اندر ایسی تاثیرات اور ایسے معجزات اور خوارق کا رنگ رکھتی ہے کہ بگڑے کام اس سے سنور جاتے اور سدھرتے ہیں۔ اور اسی سے خدا تعالیٰ کی رحمانیت کو جذب کر کے انسان ان تمام مخفی اسباب کو بھی اپنے تابع کر لیتا ہے جو اس کے مقصد کے لئے ضروری اور مفید ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے دعا ایک بہت ہی کارگر ہتھیار ہے۔

کاش کہ مخلوق خدا اور بالخصوص مسلمان اس کو آزمائیں تو آج بھی کفر کے میزائل اور مہلک ہتھیار ابرہہ کے ہاتھیوں اور بے شمار لشکر کے حشر کا نظارہ پیش کر سکتے ہیں۔

سالانہ اجتماع کے موقع پر تحریری و تقریری مقابلے

امسال سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلہ تقاریر اور مقابلہ مضمون نویسی درج ذیل عناوین پر ہوگا

عناوین مقابلہ مضمون نویسی

۱۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ از روئے قرآن کریم
۲۔ شدھی کی تحریک اور جماعت احمدیہ کی خدمات
۳۔ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد
۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ
۵۔ سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

عناوین مقابلہ تقاریر معیار اول و دوم

۱۔ برکات خلافت
۲۔ وقت کی قدر و منزلت
۳۔ استحکام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں۔
۴۔ محنت۔

عناوین تقاریر معیار سوم

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم
۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا توکل علی اللہ
۳۔ خلافت ثالثہ کی ایک بابرکت تحریک۔
۴۔ محنت

مقابلہ نظم خوانی

خدام یہ دونوں نظمیں حفظ کریں۔

۱۔ اک نہ اک دن پیش ہوگا تو خدا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے
(درثمین)

۲۔ میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجوں پر راضی ہوں اور ان کی نگاہ رہے نیچی
(کلام محمود)

نوٹ۔ ناظمین مجالس خدام کو ابھی سے ان مقابلوں کے لئے تیار کریں۔

(مہتمم تعلیم)

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

ہمارا سالانہ اجتماع امسال انشاء اللہ ۲۔۳۔۴ نومبر کو منعقد ہوگا اجتماع کی ہدایات عنقریب سب لجنات کو بھجوا دی جائیں گی۔

۲۔ ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے اجتماع کا چندہ ابھی سے وصول کر کے بھجوانا شروع کر دیں۔

۳۔ ہمارا مالی سال ۳۰ ستمبر تک ختم ہو رہا ہے تمام لجنات اپنے بقایا جات ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے ادا کر دیں۔

تاریخ لجنہ۔ لجنہ کے جوبلی بیجز اور اردو مجلوں کی قیمت جس جس لجنہ کی طرف واجب الادا ہے۔ وہ بھی مقررہ تاریخ سے قبل ادا کر دیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ولادت

مورخہ ۱۵ اگست کو خاکسار کو خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ لڑکے کا نام "علی عمران ناصر" تجویز ہوا ہے۔ نومولود عبدالرشید صاحب غنی کے (مرحوم) آف گوکھووال چک ۱۲۱ ج۔ب کا پوتا اور خان علیہ خان صاحب آف لائل پور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے اور دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے اور عمر دراز عطا کرے آمین (ناصر رشید نیشنل بنک آف پاکستان لائل پور)

اعلان نکاح

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کابل کی پوتی سیدہ ناصرہ لطیف صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب لطیف کا نکاح مرزا ہارون علی صاحب ابن مرزا صالح علی صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر ۳۱ اگست ۱۹۷۳ء کو مسجد احمدیہ کراچی میں قبل از نماز جمعہ محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور کامیاب ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کی جاتی ہے۔

مرزا اشتیاق احمد ناصر
بی ۲۲۴ ایل نارتھ ناظم آباد۔ کراچی ۳۳

جیوٹیک (GEOTEK) کی مصنوعات
مثلاً بلیچیم چاک وغیرہ کے لئے ایجنٹس و سائنٹسٹ حضرات
پروگریسو ایسوسی ایٹس لمیٹڈ ۱۵۹ [illegible] لاہور سے رابطہ قائم کریں

ضرورت ہے

ہمیں اپنی ادویات کی دکان پر کام کرنے کے لئے مندرجہ ذیل محنتی ایماندار اور تجربہ کار اصحاب کی ضرورت ہے، خواہشمند حضرات فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر خود مع اپنی درخواست دستاویز کا پیاں لیکر خرچہ پلنسٹر لف لادیں۔ T.A اور D.A درخواست دہندہ کے اپنے ذمہ ہوگا۔
۱۔ کیمسٹ زائد عمر کے آدمی کو ترجیح دی جاوے گی [illegible] برائے فروخت انگریزی ادویات
شفا میڈیکو۔ ۷ عزیز مینشن۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

گل گھوٹو جانوروں کی خناق جسے ڈھکہ بھی کہتے ہیں کی وباء [illegible] پھیل رہی ہے [illegible] خناق روک [illegible] ہمارا جانور [illegible]
اکسیر گھوٹو
پندرہ منٹ سے دو چار گھنٹہ تک کے وقفہ سے کھلائیں جانوروں کی امراض کا رسالہ مفت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن پر ۳۳٪ کمیشن
ہمدرد ریڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک ربوہ فون ۶۱

دعائے مغفرت

مکرم میاں محمد صادق صاحب بٹ ۷ ستمبر کو فالج کے حملہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۶۳ سال تھی۔ مرحوم محترم عطاء اللہ صاحب بٹ چوہدری [illegible] ڈسکہ کے چچا تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

انعام الحق کوثر
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ تحصیل ڈسکہ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
نور کحل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین سرمہ اور کاجل مستورات اور بچوں کے لئے مفید ہے
قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

درخواست دعا

۱۔ خاکسار ایک لمبے عرصے سے جوڑوں کی دردوں کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہے اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ عوارض سینہ اور مسلسل بخار کی وجہ سے بیمار ہیں جو کہ کمزوری اور ضعیف العمر ہونے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہیں نیز خاکسار کی اہلیہ دمہ کی مریض ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے شفا بخشے [illegible] راولپنڈی

حضور ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے اہم کوائف

(بقیہ صفحہ اول)

راستے میں جزیرہ ٹارسیلو TORCELLO میں ایک چرچ کے کھنڈرات بھی نظر پڑے جو ساتویں صدی عیسوی میں بنا تھا۔ اور اب بے آباد اور خستہ حالت میں دیکھنے والوں کو دعوت عبرت دے رہا ہے۔

کشتی ہوٹل کے پیلس ہوٹل کے اپنے پلیٹ فارم تک پہنچ جاتی ہے۔ جاتے وقت پانی کی سطح نیچی تھی اور سیڑھیاں اتر کر کشتی پر سوار ہوئے تھے لیکن واپسی پر سیڑھیاں تقریباً پانی میں چھپ چکی تھیں۔

حضور تھوڑی دیر کے لئے سینٹ مارک کے چوک میں تشریف لے گئے جہاں ایک جرمن نوجوان سے ملاقات ہوئی جس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ عیسائی نوجوان طبقے میں عیسائیت اور چرچ کے خلاف جذبات روز افزوں ترقی پر ہیں۔ پہلے تو اس حقیقت کے تسلیم کرنے سے وہ ہچکچاتا رہا جب حضور نے فرمایا کہ کیا یہ حقیقت نہیں کہ جس شوق سے یہ چرچ بنائے گئے تھے۔ وہ شوق اب باقی نہیں رہا۔ اور اب اس قسم کی عظیم عمارتیں نہیں بنائی جا رہیں۔ کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ چرچ سے دلچسپی ختم ہو رہی ہے۔ تو اس نے تسلیم کیا کہ حقیقت یہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بیس پچیس سال تک لوگ عیسائیت سے بیزار ہو جائیں گے تو اس نے کہا کہ شاید اس سے بھی پہلے ایسا ہو جائے۔

کل صبح انشاء اللہ روانگی ہوگی۔ وینس میں کئی طرح کے جذبات اور خیالات آئے۔ ایک خیال جو رہ رہ کر دل میں کروٹیں لیتا رہا وہ اس عظیم ذمہ داری کے متعلق تھا جو جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عاید کی گئی ہے کہ ابھی ہمیں کتنا کام کرنا ہے خصوصاً اٹلی میں جو عیسائیت اور پاپائے روم کا گڑھ اور قیام گاہ ہے اور جہاں صلیب کی جگہ توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرانا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو یہ کام ہم بے سامانوں کے ہاتھوں سرانجام پائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس شہر میں تشریف آوری ایک ایسی نیک فال اور ابتدا ثابت ہو۔ جو آئندہ آنے والی روحانی فتوحات کے لئے پیش خیمہ اور ہراول دستے کا کام دے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ باقی اراکین قافلہ بھی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساری جماعت کو پیار اور محبت سے معطر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی دعا کا تحفہ بھجواتے ہیں۔ اور ارشاد فرماتے ہیں کہ التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے مقاصد کو پورا فرمائے اور غلبہ اسلام کی مہم کی ظاہری کامیابی کو بھی اللہ تعالیٰ حضور کے عہد سعادت مہد میں پورا کر دکھائے۔ آمین۔

محترم الحاج حکیم عبداللطیف صاحب شاہد گجراتی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم خادم مشہور مصنف اور پبلشر محترم الحاج حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد گجراتی ۱۵ ستمبر کی صبح کو چار بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فالج کا شدید حملہ ہونے کے بعد وفات پاکر محبوب حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم حکیم صاحب مرحوم موضع قانونوال ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ بڑے علم دوست، بے نفس اور درویش منش بزرگ تھے۔ قرآن مجید کی اور سلسلہ کی علمی خدمت کا از حد شوق تھا سالہا سال تک رسالہ تعلیم القرآن و تعلیم العربیہ باقاعدگی کے ساتھ شائع کر کے قرآن پاک کی اشاعت اور عربی زبان کی ترویج کی خاص خدمت بجالاتے رہے۔ سلسلہ احمدیہ کی تائید میں نادر و نایاب لٹریچر کی اشاعت کا اور تبلیغ کا خاص شوق رکھتے تھے۔ چنانچہ محض اپنے وسائل سے بہت سی قیمتی کتابیں شائع کیں متعدد قابل قدر کتب کے مصنف و مؤلف تھے۔ صابر و شاکر متقی منکسر المزاج اور درویشانہ طبیعت کے مالک تھے۔ جو کچھ آمدنی ہوتی وہ سلسلہ کے تائیدی لٹریچر کی اشاعت میں ہی صرف کر دیا کرتے تھے۔ ایک عرصہ سے فالج کے مریض تھے مگر اس حالت میں بھی دینی اور علمی مشاغل آخر دم تک جاری رہے آپ کو یہ فخر بھی حاصل تھا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنی طرف سے اور اپنی بیگم صاحبہ (مرحومہ) کی طرف سے حج بدل کے لئے بھجوایا۔ چنانچہ آپ کو دیار حرم کی زیارت اور حج بیت اللہ کا شرف حاصل ہوا۔ پہلے مین بازار گوالمنڈی لاہور میں رہتے تھے۔ زیادہ بیمار اور کمزور ہونے پر اپنے مکان محلہ دارالنصر ربوہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔

آخری بار ۱۴ ستمبر کی صبح کو فالج کا حملہ ہوا جس سے دماغ کی رگ پھٹ گئی اور آپ جانبر نہ ہو سکے۔

نماز جنازہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔ ۷۵ برس عمر پائی۔ بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا (محمد مفلح صاحب) اپنی یادگار چھوڑا ہے جو شادی شدہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں شامل کرے۔ اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

شفائے گل گھوٹو

جانوروں کی مرض گل گھوٹو کی کامیاب و مجرب دوا بطور حفظ ما تقدم "شفائے خناق" ایک ٹیکہ ہر جانور کو دیں۔ تفصیلی پمفلٹ مفت فی پیکٹ ۵ پیسے درجن /۶ دو درجن یا زائد پر ڈاک خرچ معاف

شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے امسال مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۹-۱۰-۱۱ نومبر کو منعقد ہوگا۔ جو مجالس شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ براہ کرم اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد معین الفاظ میں خوشخط لکھ کر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ اس امر کی خاص پابندی کی جائے کہ تجاویز مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد مرکز میں بھجوائی جائیں۔ اور تجاویز بھجواتے وقت اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ مجلس عاملہ کے فلاں تاریخ کے اجلاس میں یہ تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔ گزشتہ سال ایک مجلس کی بے احتیاطی کی وجہ سے بڑی بدمزگی پیدا ہوئی تھی۔ زعماء اعلیٰ / زعماء صاحبان کو خاص احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

تجاویز بھجوانے کے لئے آخری تاریخ ۳۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ

اور

نوماہی جائزہ

مجالس انصار اللہ کا ماہ رواں کے اختتام پر نوماہی جائزہ تیار کیا جائے گا خدا کرے کہ کوئی ایک مجلس بھی ایسی نہ رہے جو اس نیک مقابلہ میں شامل ہو کر اپنا بجٹ سو فیصدی پورا نہ کرے۔ ۱۰ اکتوبر تک پہنچنے والی رقوم اس جائزہ میں شمار ہوں گی۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷